



سوال

(268) بدعتی اور بے نمازی کو صدقہ و خیرات دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید صحیح الاعضا تندرست ہے۔ دنیاوی کاروبار بھی کرتا ہے، صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں، بدعتی ہے، پس زید کو خیرات دینا ثواب سے یا گناہ، درآں حالانکہ اوصاف مذکورہ معلوم ہیں؟۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تندرست ہٹے کٹے، شخص کو جو بدعتی ہے، اور روزے نماز کا پابند نہیں ہے، دنیاوی کاروبار (تجارت، زراعت ملازمت وغیرہ) کرتا ہے، جان بوجھ کر صدقہ و خیرات دینے میں ثواب نہیں ملے گا۔ ایسے شخص کو خیرات دینا بدعت و معصیت کو تقویت پہنچاتا ہے، پس دیدہ دانستہ نہیں دینا چاہیے۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں (لایاکل طعامک الا تقی) (مشکوٰۃ شریف) (2) ہاں اگر لاعلمی میں دے دیا، تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح تارک صوم و صلوٰۃ بدعتی کو جو مضطر ہو اور فاقہ میں مبتلا ہو، دیدہ دانستہ خیرات دینے میں حرج نہیں ہے، بلکہ ثواب ملے گا۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں (فی کل کبدر طبعہ اجر) موجودہ زمانہ کے تنگی دار پشہ ورفقیروں کو بھی خیرات دینا درست نہیں ہے۔ صاحب بدل الجمود نے حدیث مرفوعہ (للسائل حق ان جاء علی فرس) کے ذیل میں یہ صحیح لکھا ہے (وبذلعلیہ باعتبار القرون الاولى والمانی ہذا الزمان فنشأ بہ کثیر امن الناس اتحدوا السؤال حرقۃ لعم فضل اموال فحینئذ یحرم لهم السؤال ویحرم علی الناس اعطاء ہم)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 506



محدث فتویٰ